5126 ـ قرآن كريم ميں سجدہ تلاوت كے مقام

سوال

وہ كونسى آيات ہيں جن ميں سجدہ كرنا ضرورى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

قرآن مجيد ميں پندرہ جگہ پر سجدہ كرنا ضرورى عمرو بن عاص رضى اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں قرآن ميں پندرہ سجدے پڑھائے ، ان ميں سے تين مفصل اور سورۃ الحج ميں دو سجدے ہيں ـ رواہ ابوداود ، ابن ماجۃ ، مستدرک الحاكم ، دار قطنى ، نے روايت كى اور منذرى اور امام نووى رحمہ اللہ تعالى نے اسے حسن كہا ہے ـ

اور وہ پندرہ سجدے مندرجہ ذيل ہيں :

1 – ان الذين عند ربھم لايستكبرون عن عبادتہ ويسبحونہ ولہ يسجدون (يقينا جو آپ كے رب كے نزديک ہيں وہ اس كى عبادت سے تكبر نہيں كرتے اور اس كى پاكى بيان كرتے ہيں اور اس كوسجدہ كرتے ہيں)الاعراف (206)

2 – وللہ يسجد من فى السماوات والارض طوعاوكرھا وظلالھم بالغدو والآصال اللہ ہى كے ليے زمين اور آسمان كى سب مخلوق خوشى اور ناخوشى سے سجدہ كرتى ہے ، اورصبح وشام ان كے سائے بھى ـ الرعد (15) ـ

3 – وللہ يسجد ما فى السماوات ومافى الارض من دابۃ والملائكۃ وھم لايستكبرون (يقينا آسمان وزمين كے كل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالى كے سامنے سجدہ كرتے ہيں اور ذرا بھى تكبر نہيں كرتے) النحل (49) ـ

4 – قل آمنوا بہ او لا تؤمنوا ان الذين اوتوا العلم من قبلہ اذا يتلى عليھم يخرون عليھم للاذقان سجدا (كہہ ديجئے ! تم اس پر ايمان لاؤ يا نہ لاؤ ، جنہيں اس سے پہلے علم ديا گيا ہے ان كے پاس تو جب بھى اس كى تلاوت كى جاتى ہے تو وہ ٹھوڑيوں كےبل سحدہ ميں گرپڑتے ہيں) الاسراء (107) ـ

5 – اذا تتلى عليھم آيات الرحمن خروا سجدا وبكيا (ان كے سامنے جب اللہ رحمان كى آيتوں كى تلاوت كى جاتى تھى تويہ سجدہ كرتے روتے گڑگڑاتے گرپڑتے تھے) مريم (58) ـ

6 – الم تران اللہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس وکثیر حق علیہ العذاب ومن یھن اللہ فما لہ من مکرم ان اللہ یفعل مایشاء (کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ سب آسمان والے اور زمین والے ، اور سورج چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانوراوربہت سے انسان بھی اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ ثابت ہوچکا ہے ، جسے اللہ تعالی ذلیل کرے اسے کوئ بھی عزت دینے والا نہیں ، یقینا اللہ تعالی جو چاہتا کرتا ہے) الحج (18) ۔

7 – یاایھاالذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون (اے ایمان والو ! رکوع و سجدہ کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ) الحج (77)

8 – واذا قیل لھم اسجدوا للرحمن قالوا وما الرحمن انسجد لما تامرنا وزادھم نفورا (اور جب بھی ان سے رحمن کوسجدہ کرنے کا کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں رحمن کیا ہے ؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ)نے ان کی نفرت میں مزید اضافہ کردیا) الفرقان (60)

9 – الا یسجدوا للہ الذی یخرج الخبء فی السموات والارض ویعلم ما تخفون وما تعلنون (کہ اسی اللہ تعالی کے لیے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے ، اور جو کچھ تم چھپاتے اورظاہرکرتے ہو وہ سب جانتا ہے) النمل (25) ۔

10 – انما یومن بآیاتنا الذین اذا ذکروا بھا خروا سجدا وسبحوا بحمد ربھم وھم لایستکبرون (ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی اس کی نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے) السجدۃ (15) ۔

11 – وظن داود انما فتناہ فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب (اور داود علیہ السلام سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے ، پھر تو وہ اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گرپڑے اور پوری طرح رجوع کیا) ص (24) ۔

12 – ومن آیاتہ اللیل والنھار والشمس والقمر لاتسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون (اور دن رات اور سورج چاند بھی اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں ، تم سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ تعالی کوسجدہ کرو جس نے ان سب کوپیدا فرمایا ہے ، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو) فصلت (37) ۔

13 – فاسجدوا للہ واعبدوا (تو اللہ ہی کو سجدہ کرو اور اس کی ہی عبادت کرو) النجم (63) ۔

14 – اذا قرئ علیھم القرآن لایسجدون (اور جب ان پر قرآن پڑھا جات ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے) الانشقاق (21)

15 – کلا لا تطعہ واسجد واقترب خبردار ! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کراور قریب ہوجا) العلق (19) ۔ فقہ

السنۃ (1 / 186 ـ 188)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے تمام المنۃ میں اس پرتعلیق لگاتے ہوئے کہا ہے کہ :

یہ حدیث ہرگز حسن نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں مجھول راوی ہیں ، حافظ ابن حجررحمہ اللہ تعالی نے " التلخیص " میں منذری اور نووی رحمہ اللہ تعالی کی تحسین کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ : اورعبدالحق اور ابن قطان نے اسے ضعیف کہا ہے ، اس کی سند میں عبداللہ بن منین جو کہ مجھول ہے اوراس سے روایت کرنے والا حارث بن سعید العتقی بھی غیر معروف ہے ۔

اور ابن ماکولا کا کہنا ہے کہ : اس حدیث کے علاوہ اس کی کوئ اور حدیث نہیں ہے ۔

اسی لیے طحاوی نے یہ اختیار کیا ہے کہ سورۃ الحج کے آخرمیں دوسراسجدہ نہیں ، اور محلی میں یہی مذھب ابن حزم نے اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ : اس لیے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئ صحیح حدیث ثابت نہیں اور نہ ہی اس پر اجماع ہے ، لیکن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اورعبداللہ بن عمراورابو درداء رضی اللہ تعالی عنھما سےاس میں سجدہ ثابت ہے ۔

پھرابن حزم کتاب میں باقی سجود کی مشروعیت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں پہلے دس سجدوں کی مشرعیت پر اتفاق ہے ، اور اسی طرح طحاوی نے بھی شرح المعانی (1 / 211) میں اس پر اتفاق نقل کیا ہے ، لیکن انہوں نے سورۃ فصلت (حم السجدۃ) کے سجدہ کے بدلے میں سورۃ " ص " کا سجدۃ ذکر کیا ہے ، پھر بعد میں ان دونوں سجدوں کو صحیح اسناد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ " ص " النجم " اور " انشقاق " اور اقراء " میں سجدہ کیا ، اور یہ تینوں آخری سجدے سور مفصل میں ہیں جس کا ذکر حدیث عمرو جو کہ ابھی ذکر کی گئ ہے ۔

تو مجموعی طور پراس حدیث مع اسناد ضعیف ہونے کے باوجود اس کے عمل پرامت کا اتفاق ہے ، اور احادیث صحیحہ باقی سجدوں سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کے علاوہ کی شاھد ہیں ، سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ کی سنت صحیحۃ سے کوئ شہادت نہیں ملتی ، الا یہ کہ بعض صحابہ کا اس پر عمل ہے ، جوکہ اس کی مشروعیت پر دال ہے اور جبکہ خاص کر اس کی کوئ مخالفت نہیں ملتی ۔

تو خلاصہ یہ ہے قرآن کریم میں پندرہ سجدے ہیں جو کہ ابھی اوپر ذکر کیے گئے ہیں ۔

واللہ تعالی اعلم .